نقشِ آغاز

ملکی تاریخ کا نازک ترین مرحلہ

نئی قیادت، ذمہ داریاں اور فرائض

انتخابات ۸۸ء کا دور بھی اپنی ساری ہنگامہ خیزیوں کے ساتھ کسی نہ کسی طرح گزر گیا۔ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ چوتھے انتخابات ہیں جن میں عوام کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہِ راست اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ ملا۔ دسمبر ۱۹۷۰ء کے پہلے انتخابات نے ملک کو شکست وریخت اور شرمناک ہزیمت سے دوچار کر دیا اور قوم کی عزتِ نفس کو بری طرح مجروح کیا۔ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات نے عوام کو آزادانہ فیصلے کے حق سے محروم کر کے اپنا جعلی فیصلہ مسلط کرنا چاہا اور تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کی صورت میں ایک ایسا طوفانی ردِعمل ابھارا جس نے فراڈ اور دھوکہ پر مبنی انتخابی نتائج کو آمریت کے منہ پر دے مارا اور آمرِ مطلق کو اقتدار کی مضبوط کرسی سے اٹھا کر پھانسی کی کوٹھڑی میں پہنچا دیا۔ فروری ۸۵ء میں منعقد ہونے والے انتخابات کو مارچ ۷۷ء کے ناتمام اور غیر موثر انتخابات کی جزوی تکمیل قرار دیا جا سکتا ہے۔

اور اب بحمد اللہ ملک میں جمہوری اداروں کی تشکیل، منتخب حکومت کو اقتدار کی منتقلی اور سیاسی قیادت کے فقدان کے پیشِ نظر ملک کو درپیش بحران سے نکالنے کے لئے بالآخر ۱۶ اور ۱۹ نومبر کو عام انتخابات کے انعقاد کا مرحلہ بھی امن اور سلامتی کے ساتھ طے ہو گیا۔ حکومت بجا طور پر ان پُر امن، آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانب دارانہ انتخابات پر فخر کر سکتی ہے جو التواء کی افواہوں، بعض عناصر کی طرف سے بائیکاٹ کی دھمکیوں، زیرِ زمین تخریبی سرگرمیوں، بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی منفی پروپیگنڈہ مہم، اور مختلف نوعیت کے شکوک و شبہات کی دھند میں اس مہارت اور خوب صورتی سے منعقد کئے گئے کہ پوری دنیا ششدر رہ گئی اور اب قومی و بین الاقوامی سطح پر ہر طرف سے داد و تحسین کا سلسلہ جاری ہے۔

- تاہم اس موقع پر سیاسی جماعتوں کے راہنما، نئے منتخب ہونے والے قائدین، قومی اور ملی اور سیاسی عمائدین ذرا یہ بھی سوچنے کی زحمت گوارا کرتے کہ انتخابی بحران کے ان ایام میں سیاسی امیدواروں اور کارکنوں نے

س قدر بے دردی اور بے فکری سے شرافت، دیانت اور اسلامی و اخلاقی اقدار کو حد درجہ ناخدا ترسانہ جسارت
کے ساتھ پاؤں تلے روندا۔ جھوٹ، بے بنیاد الزامات، ناپاک بہتان تراشیاں، حریفوں کی تذلیل کی ناپاک کوششیں،
ستہزء و تمسخر، غیبت و بدگوئی، گالی گلوچ، اور پُر فریب پروپیگنڈے، غرض فتنہ و فساد کا وہ کونسا پہلو ہے جسے اختیار
کیا گیا ہو بعض جگہ تو سادہ لوح اور جاہل عوام کے جذبات سے کھیل کر ان کے مقتداؤں اور دینی رہنماؤں کی پگڑیاں
۔۔۔ اچھالنے کو کار ثواب سمجھا گیا۔ لاکھوں کی رشوتیں چلیں، ضمیر، ایمان اور انسان کی خرید و فروخت ہوتی رہی۔ جن
لوگوں نے کبھی خدا کی راہ میں ایک پیسہ تک نہ دیا اور نہ کسی روز غریبوں اور مسکینوں کے کام آئے انتخابات میں روپے
ے سیلاب اور دریا دلی کا وہ نمونہ پیش کیا کہ حاتم کی روح بھی شرما گئی۔ پیار، محبت، لالچ، دھونس اور دھمکی کے
وہ جہاں ظلم اور جبر کے بغیر کام بنتا نظر نہ آیا وہاں اس حربہ سے بھی نہ چوکا گیا۔ بعض حلقوں میں تو الیکشن اور
خابات کے عنوان سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بدتمیزی، خدا فراموشی اور معصیت کوشی کا ایک سیلاب امڈ آیا ہو
رافت اور اخلاق کے خلاف بغاوت کی ایک آندھی تھی جو "ظلمات بعضها فوق بعض" کا منظر پیش کر رہی تھی
ہست بھی اپنے بنائے ہوئے بعض ضابطوں اور اصولوں پر عمل درآمد کرانے میں ناکام رہی۔ انتخابی اخراجات کے لئے
ررکردہ حدیں بری طرح پامال ہوئیں بعض نشستوں پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور مقابلہ افراد کی صلاحیتوں کا
اور سرمایہ کا زیادہ ہوا اور سیاست گویا جنس تجارت بن کر رہ گئی۔

امیدواروں کی اہلیت سے متعلق شرائط کا کوئی اہتمام نہ ہو سکا اور اس سلسلہ میں کھلی چھوٹ دے کر پرانی
ریہ واپس پہنچا دیا گیا اور اب الیکشن کا ہنگامہ اگرچہ ختم ہو چکا لیکن ملکی باشندوں خصوصاً ہمارے نوجوانوں کے
ول پر اس نے جو مستقل اثرات چھوڑے ہیں اور قومی و ملی سیاست کی راہ میں حسب ضرورت دین و اخلاق کی
ل کے میکیاولی اصول کو جو مسلمہ پالیسی کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کے دردمندوں اور
، و اخلاق کی قدر و قیمت پہچاننے والوں کے لئے یہ وقت کا نہایت اہم اور قابل غور مسئلہ ہے ــــ کاش ! کامیاب ہونے
، سیاسی جماعتیں، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر اور مذہبی و دینی جماعتوں کے عمائدین اور نئی تشکیل پانے
، حکومت کو یہ سوچنے کا موقع بھی مل جائے کہ جتنی کوششیں انتخابات کے انعقاد پھر اس کی کنوینسنگ اور
ہیں کی گئی ہیں اگر ملکی سالمیت، قومی استحکام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان
بیوں سے پاک و صاف کرنے کے لئے اتنی ہی کوششوں اور ایفائے عہد کا عزم بالجزم کر لیا جائے تو شاید کفارہ
یک صورت اور عند اللہ مسئولیت کا ایک معقول عذر بن سکے۔

) اس انتخابی مہم میں دوسری جو تکلیف دہ چیز اس دور میں سب سے زیادہ ابھر کر سامنے آئی ہے
ہو نتائج کے لحاظ سے ملک اور قوم کے لئے حد درجہ مضحکہ خیز اور تباہ کن ہے وہ قول و عمل کے تضاد اور

اور نفاق کی حیرت انگیز مثالیں ہیں۔ ایسے لوگ جو قطعی طور پر دین سے بے بہرہ ہیں دینی احکام کے کھلے باغی اور پرائیویٹ مجالس میں دینی شعائر کا مذاق اڑانے والے ہیں وہ عملاً خود کو تحفظ دینے کے لئے دین اسلام سے محبت اور غریبوں سے ہمدردی کا رونا روتے رہے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن تدبیر و تزویر اختیار کرتے رہے۔ ملکی دفاع، سالمیت اور استحکام کے گیت گاتے رہے مگر عملاً مظلوم اسلام کے تحفظ اور ملکی سالمیت پر یقین تو کجا؟ سوشلزم کی علمبرداری، مارکس سے وفاداری اور دینِ اسلام کی پاسداری کا یہ عالم کہ خود اور اپنی اولاد کو بھی قرآنی اور اسلامی تعلیم سے دور رکھا۔ نظریاتی اور سیاسی وابستگیوں اور اپنے کردار و اعمال سے قرآنی حدود کو توڑتے اور سوشلسٹوں سے تعلق خاطر اور گوربا چوف سے عہدِ وفا کے رشتے جوڑتے رہے۔ ظاہر و باطن اور قول و عمل کا نقشہ کچھ یوں تھا ؎

جفا کرتے بھی ہیں عذرِ جفا لائے بھی جاتے ہیں
سو بیچے بِک جاتے ہیں قسم کھاتے بھی جاتے ہیں
مژدہ یہ ہے کہ نئے بھی جا رہے ہیں جانبِ مقتل
تسلی بھی دئے جاتے ہیں سمجھاتے بھی جاتے ہیں

قومی رہنمائی کے دعوے داروں کی یہ روش ہرگز فلاح و ارتقاء کی روش نہیں بلکہ یہ غلط اور سراسر غلط راستہ ہے۔ کاش اگر نئے سے پہلے آنکھیں کھل جائیں کہ وہ تباہی کے کس قدر عمیق و مہیب غار کی طرف رواں دواں ہیں ؎

وقت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ انسان بنو
زندہ رہنے کے لئے اب تو مسلمان بنو

○ ۸۸ء [illegible] الیکشن اور اس کے نتیجے میں تشکیل پانے والی نئی حکومت جن نازک حالات میں زمامِ اقتدار سنبھال رہی ہے۔ ملک کی تاریخ میں اس سے قبل اس کی نظیر نہیں ملتی۔ روس کے بری، بحری اور فضائی افواج کے سربراہوں کی دہلی میں بھارتی فوجی افسروں سے مشاورت، گوربا چوف کا حالیہ دورہ بھارت، افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی اور انخلائی عمل کا تعطل، مستقبل کے خطرناک مگر غیر مبہم مضمرات ہیں جن کے تیور پڑھ کر مستقبل کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں، اب سوچا یہ جا رہا ہے کہ اگر روس، بھارت اور اسرائیل اور دوسری پاکستان دشمن قوتیں اپنی کسی سازش کو بروئے کار لانا چاہیں تو انہیں اندرون ملک کس کس کی مدد حاصل ہو سکے گی؟ بھارتی را، روس کے جی بی، افغان خاد، اسرائیلی موساد یا امریکی سی آئی اے اس قسم کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے ہزاروں تربیت یافتہ کارکنوں کا وسیع جال پہلے سے ملک میں پھیلا چکے ہیں۔ جن کے رابطے پولیس، دفترِ خارجہ، وزارتِ دفاع، اور دیگر محکموں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ قوم کو مجموعی طور پر یہاں بھارت کے راجیو، روس کے گوربا چوف

کابل کے نجیب اللہ اور اسرائیل کے شمعون کے چہیتوں کو پہچاننا اور بے نقاب کرنا ہوگا ــــ اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ بین الاقوامی سازشوں کی تکمیل میں بنیادی کردار داخلی عناصر ادا کرتے ہیں۔ سقوطِ اندلس ہو یا زوالِ بغداد، خلافت عثمانیہ کی تباہی ہو یا مغلیہ سلطنت کا خاتمہ، سراج الدولہ کی شکست ہو یا ٹیپو سلطان کی ناکامی، سقوطِ مشرقی پاکستان ہو یا افغانستان میں روسی فوجوں کی آمد ان میں کونسا واقعہ ہے جس میں بیرونی طاقتوں نے اپنے زرخرید مقامی ایجنٹوں کی مدد کے بغیر کوئی سازش مکمل کی ہو۔ اگر اپنے غداری نہ کرتے تو آزادیٔ فلسطین کا پختہ عزم رکھنے اور نیل کی دھار کو تلوار کی دھار سے زیادہ کاٹ دار ثابت کرنے والے فیصل کو امریکی اور اسرائیلی یہودی کس طرح اپنا نشانہ بناتے اور اتحادِ ملتِ اسلامیہ کے نقیب، دشمنانِ پاکستان وارضِ فلسطین وافغانستان کے سب سے بڑے حریف اور روس جیسی سپر طاقت کو شکست سے دوچار کر دینے والے جہادِ افغانستان کے زبردست حامی اور وکیل صدر جنرل ضیاء الحق اور مجاہدین افغانستان کو فتح کی منزل سے ہمکنار کرنے والی پاک فوج کے منتخب معاونین کی پوری ٹیم کو بہاولپور میں کیمیاوی گیس کے ذریعہ تاراج نہ کیا جاتا۔

انتخابات کا مرحلہ آیا تو بین الاقوامی پریس (جس پر یہودی لابی کا تسلط ہے) اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، امامیہ کونسل، مرزائی، آغاخانی اور لادین قوتیں سب کی سب ایک پارٹی کے گرد اس طرح گھومنے لگیں جس طرح سائیکل کے پہیہ میں ایکسل کی ساری تیلیاں اس سے جڑی ہوئی ہیں اور پہیہ اس کے سہارے گھومتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان دشمن قوتوں کے مسلط کردہ ایک فاشسٹ گروہ کے غلبہ اور اس کی اکثریت سے کامیابی کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

نئی سیاسی قیادت خواہ وہ حزبِ اقتدار میں ہو یا حزبِ اختلاف میں، سیاسی جماعتوں کے قائدین ہوں یا عام ورکر، قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبر ہوں یا صوبائی حکومتیں اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر، دینی جماعتوں کے رہنما ہوں یا عام مذہبی تنظیموں کے سربراہ، سب کو ملک اور اس کے گردوپیش کے حالات پر گہری نظر رکھنی چاہیئے اور اگر توفیق ایزدی شاملِ حال ہو تو اربابِ بصیرت برصغیر کی موجودہ سیاسی صورتِ حال کی نبض پر ہاتھ رکھ کر ملکی سالمیت کے تحفظ اور نفاذِ شریعت کے کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

○ قومی زندگی کے اس نازک مرحلے پر مملکت پاکستان، ملکی سرحدات اور بین الاقوامی سازشوں کے کچھ واضح خاکے اربابِ بست وکشاد اور سیاسی قائدین کے سامنے رکھ دیتے جاتے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں مشتبہ قوتوں کی تلاش ونگرانی، مجرموں کی نشان دہی، قاتلوں کی نقاب دری، اور ان کی مضبوط گرفت وتعزیر کا اہتمام کیا جا سکے۔ تاکہ ملک کو ماضی کے کسی بھی سانحے کے مقابلہ میں مستقبل کے سب سے بڑے اور تباہ کن سانحہ سے محفوظ رکھا جا سکے۔

۱۔ روس اپنے ماضی کے فتوحات، غلبہ اور سپر قوت ہونے کے باوجود، جہادِ افغانستان میں پاکستان کے برحق

مؤقف اور جرأت مندانہ کردار سے پوری دنیا میں بری طرح ذلیل اور رسوا ہوا اور سپر طاقت ہونے کی حیثیت سے اس کا وقار اور ساکھ تباہ ہوئی۔ اور اب وہ زخم چاٹتا ہوا شدید احساس شکست کے ساتھ افغانستان سے رخصت ہو رہا ہے۔

۲۔ اسرائیل اور شمعون کی سرپرستی و قیادت میں کام کرنے والی امریکی اور یہودی لابی جو پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی رد کرنے، اقتصادی امداد بند کرانے، کہوٹہ پلانٹ معائنہ کے لئے کھلوانے بلکہ اسے تباہ کرنے کی مسلسل سازش کرتی رہی اور کر رہی ہے اس کی ایجنٹ قوتیں ماسکو اور دہلی کے سرمایہ سے ملک میں انتخابی مہم چلاتی رہیں اور اب ایوانِ اقتدار میں اپنے ولی نعمت کی پالیسیوں کی تکمیل کے لئے جال ہمہ رنگ زمین بچھانے میں مصروف ہیں۔

۳۔ بھارت جو گذشتہ گیارہ سال تک دانت پیستا اور اپنے جارحانہ عزائم خاک میں ملتے دیکھتا رہا۔ جو پاکستان کے مقابلے میں دس گنا بڑا ملک ہونے کے باوجود بین الاقوامی سطح پر اس کے سامنے بونا بچہ نظر آنے لگا اور پاکستانی قیادت کے سامنے راجیو جی کی حیثیت بالکل برخوردارانہ ہو کر رہ گئی تھی۔

۴۔ پنجاب کا حالیہ سیلاب موسمی حالات کا نہیں بھارت کی سازش کا نتیجہ تھا۔ بھارت پاکستان پر راجستھان کی طرف سے حملے کی تیاریاں کر رہا ہے اور جدید ترین اسلحہ کے ساتھ اپنی افواج کو پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر رہا ہے بھارتی ماہرین نے ہمالیہ گلیشیر کو پگھلا کر اس موقع پر پنجاب کو غرق آب کرنے کی ریہرسل کی ہے اور اصل منصوبہ یہ ہے کہ جب سندھ پر راجستھان کی جانب سے حملہ کیا جائے تو ایک بار پھر اس سے زیادہ بڑے پیمانے پر پنجاب کو سیلاب کی آفت میں مبتلا کر دیا جائے تاکہ پنجاب سے افواج کی نقل و حرکت ممکن نہ رہے۔

۵۔ پاکستان کی وہ لادین، اشتراکی، سوشلسٹ اور فاشسٹ قوتیں جو اس ملک کی نظریاتی اساس کو تبدیل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی رہیں جو علماء حق کی تحریک نفاذ شریعت، پارلیمنٹ میں شریعت بل کے منظور کرانے کی مساعی، اسلامی احکام و قوانین کو آئینی تحفظ دلانے کی کوششیں اور ان کی نظریاتی اور فکری قیادت سے سخت پریشان تھیں اور ان کا راستہ روکنے بلکہ ان سے نجات پانے کی مسلسل جدوجہد کرتی رہیں حالیہ انتخابات میں ایک مضبوط اور مؤثر قوت بن کر ابھری ہیں اور تاہنوز ان کے عزائم میں سرمو فرق بھی ظاہر نہ ہو سکا۔

۶۔ وہ تمام مذہبی اقلیتیں جو نفاذ شریعت، غلبہ دین، اخلاق اور شرافت، خالص اسلامی نظام اور دین پسند عوام کی بالادستی نہیں چاہتیں، مسلسل برسر اقتدار آنے کی راہیں تلاش کرتی رہی ہیں۔ مرزائیوں اور آغا خانیوں نے تو پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے ٹکٹ لے کر دبے پاؤں ایوانِ اقتدار کی طرف بڑھنے کی بھرپور کوششوں میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔

۷۔ سندھ، سرحد اور بلوچستان میں وہ علیحدگی پسند علاقائی اور لسانی تنظیمیں جو قومی نقطہ نظر سے عاری اور

محدود مفادات کی اسیر ہیں اور مختلف قومی اور علاقائی نعرے لگا کر علیحدہ سیاسی وجود بلکہ بھارت سے الحاق روس کو در آنے کی دعوت، سرخ انقلاب کے ترانے اور اپنے علیحدہ جداگانہ قومی تشخص کو ابھارنے اور وسیع تر قومی اور ملی وجود کو بکھیرنے کی راہ پر گامزن ہیں موجودہ حالات میں ان کی زیر زمین سرگرمیوں اور رابطوں و رشتوں سے اغماض، چشم پوشی اور مصلحت کوشی قومی سالمیت اور ملکی مفاد میں ہرگز مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

۸۔ بعض ناعاقبت اندیش سیاستدانوں کا رویہ اور طریق واردات بھی حد درجہ جارحانہ ہے جن کا کل سرمایہ علم و فضل اور اثاثہ شعور و بصیرت محض پرانی رٹی رٹائی باتوں کا دہرانا، علماء اور دینی قوتوں اور اہل علم کی پگڑیاں اچھالنا اور دائیں بائیں یا پشت پر کھڑے ہوتے دشمنان دین و وطن کی سرگرمیوں سے یکسر غافل رہنا بلکہ ان کی راہ ہموار کرنا ہے۔

۹۔ یہودی لابی کا انتخابات کے دوران اور انتخابات کے بعد تاہنوز پروپیگنڈہ کا جو کردار سامنے آیا سب جانتے ہیں کہ اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ اب کابل کے نجیب اللہ کی طرح یہاں بھی ایک ایسی حکومت قائم ہو جائے جو بھارت، روس اور اسرائیل کے مفادات اور یہودیوں کے عزائم کی تکمیل کا ذریعہ بن سکے۔

ایسے حالات میں اگر پارلیمنٹ میں نمائندہ دینی قوتوں، پاکستان کے باشعور شہریوں اور وطن عزیز کے اصل محافظوں یعنی جمہور مسلمانوں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں تو بھیر وطن دشمن اور غیر ملکی ایجنٹ اپنی سازشوں میں کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ اگر دینی جماعتوں اور ملک کے نظریاتی اساس پر یقین رکھنے والی سیاسی پارٹیوں کے ذمہ داروں نے بیداری، سوجھ بوجھ، باہمی اعتماد و اتحاد اور نفاذ شریعت کے عمل میں اخلاص کا مظاہرہ کیا تو ملک میں تخریب کاری کرنے والی قوتوں پر سرمایہ کاری کرنے والی بیرونی طاقتوں کا سارا کھیل بھی خاک میں مل جائے گا۔

○ اس وقت ملک کی سیاسی قیادت کے سامنے پاکستان کی سالمیت و تحفظ، اس کے بقا اور اس کی نظریاتی اساس کی حفاظت کے پیش نظر چھ بنیادی مسائل درپیش ہیں۔

(الف) ملک میں اسلامی قانون کی مکمل بالادستی (ب) بھارت کے جارحانہ عزائم سے اس کا دفاع (ج) بھارت کی بالادستی قبول کرنے سے انکار اور اپنی مساوی حیثیت برقرار رکھنے کی پوری جدوجہد (د) افغانستان کے راستے روسی جارحیت کا مکمل سدباب (ہ) اسرائیل و امریکہ کے یہودیوں کی سازش سے کہوٹہ کی ایٹمی تنصیبات کا تحفظ (و) اور غیر وابستہ خارجی پالیسی۔

جن لوگوں نے پاکستان دشمن قوتوں کی سرپرستی، حمایت، سرمائے، اسلحہ، تنظیم و تربیت نیز تخریب کاری کے بل بوتے پر اپنی انتخابی مہم اور پارٹی سیاست چلائی ہو تو اسیوں کے ایوان اقتدار میں پہنچنے کی صورت میں ان سے پاکستان کے دفاع کی توقع عبث ہے۔ ایسے خطرناک ہاتھوں کا باندھنا اور ان کے مذموم مقاصد و عزائم میں

سدِ سکندری بن کر قومی مفادات اور ملکی سالمیت کے تحفظ و بقا کی جنگ لڑنا تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ اسلام کی اساس پر قائم ہونے والی مملکت عزیز کو، قرآن و سنت کی بالادستی اور نفاذ شریعت کے جاری عمل کو، ایٹمی تنصیبات کے وجود کو، افغانستان میں جاری جہاد کو، اور سب سے بڑھ کر بھارت، روس، اسرائیل اور امریکی یہودیوں اور افغان کمیونسٹوں کے گماشتوں کے ہاتھوں اپنی آزادی، اپنی عافیت اور ملکی سالمیت کو پاکستان کی نظریاتی اساس پر یقین رکھنے والے جمہور مسلمان ہی بچا سکتے ہیں۔ خدا کرے کہ حالات کی اس قدر سنگینی اور نزاکت کی اہمیت کا سب کو احساس بھی ہو۔

○ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی جمعیت علماء اسلام سمیت ملک بھر کی تمام دینی جماعتیں مجموعی طور پر قومی اسمبلی کی ۱۹،۲۰ نشستوں سے زیادہ حاصل نہ کر سکیں جو ایک مضبوط جمہوری اور اکثریتی قوت بن کر پارلیمنٹ میں اکثریتی جماعت کا کردار نہیں ادا کر سکیں گی ـــــ اس سلسلہ میں بعض ذہنوں میں عجیب و غریب غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں اور بعض حلقوں میں ناامیدی اور مایوسی بھی محسوس کی جا رہی ہے ـــــ ہم اسے تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں ہمدردوں اور اس کے بہی خواہوں اور خود اس ملک پر خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان سمجھتے ہیں کہ مادہ پرستی کے اس دور میں، جب انسانوں کو حرص و ہوس، علاقائی اور نسلی و لسانی تعصبات اور دنیوی اغراض نے بالکل اندھا کر رکھا ہے۔ کچھ لوگ اپنی کوتاہیوں کے باوجود اللہ کے دین کو سربلند کرنے کے لئے میدان میں نکلے ہیں اور وہ اس مقدس فرض کی بجاآوری کے لئے وقت اور مال اور اپنی جسمانی اور دماغی صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔ حالاں کہ ان کے اپنے بھائی بند ان کی آنکھوں کے سامنے جاہلیت کے نعرے لگانے اور مادی مفادات سمیٹنے میں مصروف ہیں جب اسلامی انقلاب اور غلبۂ دین کا کام کرنے والی دینی قوتوں کا نصب العین وہی ہے جو اسلام کا ہے ان کا طریق کار بھی وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور صلحاء امت نے اس کی ترویج کے لئے اختیار کیا ہے۔ تو اس پر وہ جس قدر بھی اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ انہوں نے ایک ایسا مشن اپنے ذمہ لیا ہے جس کے لئے قادر مطلق نے انسانیت کے بہترین افراد کو منتخب فرمایا۔ اس ایک حقیقت کے احساس ہی سے بارگاہ الٰہی میں جبینیں تشکر سے جھک جانی چاہئیں۔ کہ کہاں ہم جیسے عاصی اور گناہ گار بندے اور کہاں یہ عظیم اور مقدس کام ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

○ یہ احساس اپنی جگہ درست اور صحیح ہے مگر یاد رہے کہ غلبۂ اسلام اور نفاذ شریعت کی مہم، متعدد اچھے کاموں میں سے محض ایک اچھا کام، یا اچھے مقاصد میں سے محض ایک مقصد نہیں جیسا کہ عام مسلمانوں نے یہی سمجھ رکھا ہے بلکہ یہ تو ایک مسلمان کی زندگی کی غایۃ الغایات ہے اور باقی سارے کام اسی ایک کام کے تابع ہیں۔ معاشرتی اور خاندانی روابط، معاشی جدوجہد، سیاسی سرگرمیاں، سیرت سازی اور اخلاقی تربیت کے مختلف پروگرام سب اسی ایک مقصد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ یہی ایک محبت اور یہی ایک آرزو مومن مسلمانوں کے دلوں کے

اندر جنون پیدا کردے۔ مسلمان دنیا کی ساری دلچسپیوں سے بے نیاز ہو کر، سارے مفادات کو ٹھکرا کر اور ساری مخالفتوں اور مخاصمتوں کو برداشت کرتے ہوئے ایک ہی دھن میں لگے رہیں کہ

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا	بادشاہی خدا ہی کی ہے اس کا ارشاد ہے کہ
اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو یہی ہے سیدھا
یوسف - ۴۰	سچا دین۔

یہ نصب العین ہر لحاظ سے بڑا مقدس اور مبارک ہے مگر کام جس جوش اور ولولے جس یکسوئی اور انہماک، جس اخلاص اور دلسوزی کا متقاضی ہے۔ وہ ابھی تک چند مستثنیات کو چھوڑ کر عام افراد میں پیدا نہیں ہو سکا۔ جو اس کام کی فکر کو دوسرے تمام افکار پر پوری طرح غالب کردیں۔ کوئی تحریک محض مقدس آرزوؤں اور نیک تمناؤں سے تو آگے نہیں بڑھ سکتی اس کے لئے صبر و ثبات کے ساتھ محنت، خلوص کے ساتھ مالی ایثار اور عزم و ہمت، اور حکمت و دانائی کے ساتھ بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے سب کا یہ فرض ہے کہ وہ دین کے ساتھ اپنا تعلق خاطر زیادہ سے زیادہ بڑھائیں یہ ایک بنیادی فرض ہے جو مسلمان کی حیثیت سے سب پر عائد ہوتا ہے۔ دینی فریضہ محض ووٹ دینے اور پارلیمنٹ میں علماء کو بھیجنے سے ادا نہیں ہوتا یہ ووٹ ڈالنا تو دینی محاذ پر متعدد کاموں اور ذمہ داریوں میں سے محض ایک کام اور ذمہ داری تھی دین کا تقاضا تو اس سے کہیں زیادہ ہے وہ تو ایک مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ	آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری)
وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ	عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت (سب)
لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ	جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں کوئی
وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝	اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا
(انعام ۱۶۲، ۱۶۳)	ہے اور میں مسلموں میں سے پہلا ہوں

مقصد یہ ہے کہ انسان حیات مستعار کے جتنے لمحے بھی بسر کرے وہ سارے خدا کے دین کی خدمت اور اس کی چاکری کے لئے وقف ہوں اور موت اس مقدس فرض کی ادائیگی میں آئے۔

اسلامی انقلاب صرف یہ نہیں کہ پارلیمنٹ میں زیادہ سے زیادہ اکثریت حاصل کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا جائے بلکہ اسلامی انقلاب درحقیقت نام ہے اس مخلصانہ سعی اور جدوجہد کا، جو اجتماعی زندگی میں عبدیت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ جس طرح پیٹرول کے بغیر گاڑی اپنے تمام آلات اور کل پرزے رکھنے کے باوجود ایک انچ بھی نہیں چل سکتی بالکل اسی طرح اپنی ذات، اپنے خواہشات اور اپنی اپنی حیثیت کی اجتماعی زندگی میں غلبہ اسلام اور اللہ سے تعلق استوار کے لئے بغیر نفاذ شریعت کی تحریک ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ

سکے گی۔ جب معاشرہ کا ہر فرد دل کی گہرائیوں میں عبودیت کے گہرے احساسات اور ترویج شریعت کے جذبات پالنا شروع کر دے تب وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو بھی اللہ کے ایک مخلص بندے کی حیثیت سے بھرپور طریقہ سے سرانجام دے سکے گا۔ اور قلّت تعداد کے باوجود

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ (بقرہ ۲۴۹)

بارہا چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آگئی ہیں۔

کے قرآنی اور واقعاتی مظاہر اپنے سامنے پائے گا۔ تحریک نفاذِ شریعت کے کارکنوں کے کام اور مساعی کا مرکز و محور صرف خدا تعالیٰ اور اس کے رضا کے حصول کی کوشش اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر صادق و مصدوق کا دل و جان سے اتباع ہونا چاہیئے کہ یہی کامیابی کی شاہ کلید ہے ؛

عبدالقیوم حقانی

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت
ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش
ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار ۔ دلکش ۔ موزوں اور
واجبی نرخ پر جوتے بناتی
ہے
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام